# بعثتِ نبوی سے قبل دنیا کے مذہبی، سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی حالات

بعثتِ نبوی سے قبل عرب اور اہم عالمی تہذیبوں کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حالات کیسے تھے؟

| الفاظ کا مضمون | مختصر سوالات و جوابات | کثیر الانتخابی سوالات |
| --- | --- | --- |
| 1026 | 10 | 30 |

## تفصیلی مضمون

### 1. بعثت سے قبل حالات کے مطالعے کی اہمیت اور قرآنی بیانِ فساد

بعثتِ نبوی سے قبل دنیا کن حالات سے گزر رہی تھی، یہ سوال محض تاریخی تجسس کا موضوع نہیں بلکہ اس سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی رسالت کس پس منظر میں مبعوث ہوئی اور اس کی حکمت و ضرورت کیا تھی۔ قرآن مجید اس عمومی اخلاقی بگاڑ کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾

یعنی خشکی اور تری میں فساد پھیل چکا ہے جو لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے (الروم 30:41)۔ یہ آیت محض عرب کے حالات تک محدود نہیں بلکہ اس دور کی وسیع تر انسانی صورتِ حال کی طرف اشارہ کرتی ہے، جس میں مذہبی انحراف، سیاسی جبر اور معاشرتی ناہمواری بیک وقت موجود تھیں۔

### 2. چھٹی صدی عیسوی کا عالمی منظر نامہ

چھٹی صدی عیسوی میں دنیا چند بڑی سلطنتوں، متعدد مقامی بادشاہتوں اور بے شمار قبائلی اکائیوں میں بٹی ہوئی تھی۔ اگرچہ علم، تجارت اور تعمیرات کے میدان میں کچھ ترقی یافتہ آثار بھی موجود تھے، تاہم اخلاقی اور طبقاتی ناہمواری نہایت گہری تھی۔ اسی لیے اس دور کو مکمل جہالت یا مطلق تاریکی کہنا علمی اعتبار سے محتاط نہیں، بلکہ زیادہ درست تعبیر یہ ہے کہ انسانیت کو ایک ایسی جامع، محفوظ اور عالمگیر الہامی رہنمائی کی شدید ضرورت تھی جو انسان کو اخلاقی انتشار سے نکال کر ایک متوازن اور مبنی بر انصاف نظامِ زندگی عطا کر سکے۔

### 3. جزیرۂ عرب کے سیاسی و سماجی حالات اور خانہ کعبہ

جزیرۂ عرب کی صورتِ حال اس عمومی منظر نامے کا ایک اہم حصہ تھی۔ عرب معاشرہ کسی مرکزی حکومت کے تحت منظم نہیں تھا بلکہ قبائلی وفاداری ہی سیاسی زندگی کی بنیاد سمجھی جاتی تھی، اور جنگ و جدل قبائل کے درمیان روزمرہ کا معمول تھا۔ خانہ کعبہ اصلاً حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی توحیدی یادگار تھا، لیکن صدیوں کے دوران اس کے اردگرد بت پرستی کا ایسا غلبہ ہو چکا تھا کہ کعبہ کے اندر سیکڑوں بت رکھے جانے لگے تھے۔ عرب معاشرے میں شاعری، مضبوط حافظہ، مہمان نوازی اور بے مثال شجاعت جیسی خوبیاں بھی موجود تھیں، مگر ان کے ساتھ ساتھ خونریزی، سود خوری اور کمزوروں پر ظلم بھی عام تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاشرہ خوبیوں اور خامیوں کا ایک پیچیدہ امتزاج تھا نہ کہ محض یکطرفہ تصویر۔

### 4. عورتوں اور کمزور طبقات کی ابتر حالت

عورتوں اور کمزور طبقات کی حالت خاص طور پر قابلِ توجہ تھی۔ بعض قبائل میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینے کی سنگ دل رسم پائی جاتی تھی، جسے قرآن نے سختی سے مسترد کیا۔ غلام، یتیم اور مقروض افراد طاقتور طبقوں کے استحصال کا آسان ہدف بنے رہتے تھے، اور وراثت و نکاح کے معاملات میں عورت کو عموماً کوئی مستقل قانونی تحفظ حاصل نہیں تھا۔ یہ حالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ عرب معاشرے کو محض سیاسی یا معاشی اصلاح کی نہیں بلکہ ایک جامع اخلاقی اور قانونی انقلاب کی ضرورت تھی، جو بعد میں اسلامی تعلیمات کی صورت میں سامنے آیا۔

### 5. بازنطینی روم اور ساسانی ایران کے حالات

عرب سے باہر نظر دوڑائیں تو بازنطینی روم مشرقی بحیرۂ روم کی سب سے بڑی سیاسی قوت کے طور پر ابھرتا ہے۔ اگرچہ روم بظاہر مسیحی سلطنت تھی، مگر اس کے اندر مختلف مسیحی فرقوں کے عقائد میں شدید اختلاف پایا جاتا تھا، جو اکثر ریاستی جبر اور باہمی کشمکش کا سبب بنتا رہا۔ اس کے علاوہ بھاری محصولات اور ایران کے ساتھ مسلسل جنگوں نے عام آبادی کو شدید معاشی دباؤ میں مبتلا رکھا۔ دوسری جانب ساسانی ایران میں شہنشاہی نظام سخت طبقاتی تقسیم اور درباری اشرافیہ کا غلبہ تھا۔ زرتشتی مذہب کو سرکاری سرپرستی حاصل تھی، جبکہ دیگر مذہبی گروہوں کے ساتھ سلوک وقت کے ساتھ بدلتا رہتا تھا۔ روم اور ایران کے مابین طویل اور صدیوں پر محیط جنگوں نے دونوں سلطنتوں کو داخلی طور پر کمزور کر دیا تھا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس دور کی بڑی طاقتیں بھی اندرونی خلفشار کا شکار تھیں۔

### 6. مصر، حبشہ، ہندوستان اور چین کی صورتحال

مصر اس دور میں سیاسی طور پر رومی اقتدار کے زیرِ اثر تھا اور مذہبی طور پر داخلی اختلافات کا شکار رہتا تھا۔ اس کے مقابلے میں حبشہ ایک مستحکم عیسائی بادشاہت تھی جس کی بحیرۂ احمر کی تجارت میں نمایاں اہمیت تھی۔ نجاشی کے عادلانہ نظام نے بعد میں مکہ کے مظلوم مسلمانوں کو جب انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، ایک محفوظ پناہ گاہ فراہم کی، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس دور میں بھی عدل کی روایت مکمل طور پر ناپید نہیں ہوئی تھی۔ ہندوستان میں مذہبی تنوع کے ساتھ ساتھ ذات پات کی سخت اور غیر منصفانہ تقسیم موجود تھی، جبکہ چین میں ایک منظم سلطنتی نظام، ترقی یافتہ زراعت، وسیع تجارت اور مضبوط علمی روایت نے ایک مستحکم تہذیبی ڈھانچہ تشکیل دیا تھا۔ یہ دونوں خطے اپنے اپنے دائرے میں ترقی یافتہ عناصر رکھتے تھے لیکن ان میں بھی عالمگیر اخلاقی مساوات کا تصور نہایت محدود تھا۔

### 7. بعثتِ نبوی کی عالمی معنویت اور مساوات کا پیغام

اس پورے عالمی پس منظر کو سامنے رکھیں تو بعثتِ نبوی کی معنویت مزید واضح ہو جاتی ہے۔ نبوی دعوت نے کسی ایک قوم یا نسل کی سیاسی برتری کے بجائے خالص توحید اور ہر انسان کی انفرادی جواب دہی کا تصور پیش کیا۔ اسلام نے نسل، طبقے اور قبیلے کی بنیاد پر تقسیم شدہ انسانیت کو ایک ایسی اخلاقی برادری کا تصور دیا جس کی بنیاد تقویٰ اور کردار پر تھی، نہ کہ خون یا رنگ پر۔ یوں اس عالمی پس منظر سے قرآن کے عدل، رحمت اور انسانی مساوات کے پیغام کی حقیقی وسعت اور معنویت سامنے آتی ہے، جو محض عرب کی مقامی اصلاح تک محدود نہیں رہی بلکہ رفتہ رفتہ روم، ایران اور دیگر تہذیبوں تک پھیل گئی۔

### 8. بعثت سے قبل دنیا کا متوازن اور جامع جائزہ

اس تجزیے سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مناسب نہیں کہ بعثت سے قبل پوری دنیا یکساں طور پر تاریک تھی، کیونکہ روم، ایران، ہندوستان اور چین میں ریاست، علم، تجارت اور تعمیرات کے کئی ترقی یافتہ پہلو موجود تھے۔ البتہ ان تمام تہذیبوں میں مذہبی تحریف، طبقاتی ناہمواری، جنگ، استحصال اور اخلاقی بحران بھی نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سب سے موزوں تعبیر یہی ہے کہ انسانیت کو ایک جامع، محفوظ اور عالمگیر الہامی رہنمائی کی اشد ضرورت تھی، جو نہ کسی مقامی اصلاح تک محدود ہو اور نہ کسی مخصوص طبقے یا نسل کے مفاد کی نگہبان بنے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت اسی خلا کو پر کرنے کے لیے ایک ایسی الہامی، اخلاقی اور عالمگیر تحریک ثابت ہوئی جس نے انسانی تاریخ کا رخ ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔

### منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، سورۃ الروم 1:30-6، 41:30؛ سورۃ التکویر 8:81-9
2. صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی
3. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ذکر حال العرب قبل الاسلام
4. جواد علی، المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام
5. سید سلیمان ندوی، خطبات مدراس


## مختصر سوالات و جوابات

**1 چھٹی صدی عیسوی کے عالمی منظر نامے کی بنیادی خصوصیات کیا تھیں؟**

چھٹی صدی عیسوی کی دنیا کسی ایک مرکزی نظام کے تحت نہیں بلکہ چند بڑی سلطنتوں، متعدد مقامی بادشاہتوں اور ان گنت قبائلی اکائیوں میں تقسیم تھی۔ اس دور میں علم، تعمیرات اور تجارت کے کچھ ترقی یافتہ آثار ضرور موجود تھے لیکن اخلاقی اور طبقاتی ناہمواری بہت گہری تھی، اور طاقتور طبقے کمزوروں پر اپنا اثر و رسوخ بلا روک ٹوک استعمال کرتے تھے۔ اسی لیے اس دور کو مطلق تاریکی کہنا مبالغہ ہوگا، کیونکہ کئی خطوں میں ریاستی نظم اور علمی سرگرمی جاری تھی۔ تاہم یہ بات بہرحال واضح تھی کہ انسانیت کو ایک ایسی جامع اور عالمگیر الہامی رہنمائی کی اشد ضرورت ہے جو مذہبی، سیاسی اور معاشرتی بگاڑ کو بیک وقت درست کر سکے۔

**2 جزیرۂ عرب کے سیاسی اور سماجی حالات کیسے تھے؟**

عرب میں کوئی مرکزی حکومت موجود نہیں تھی بلکہ قبائلی وفاداری ہی سیاسی زندگی کی اصل بنیاد سمجھی جاتی تھی، جس کے باعث قبائل کے درمیان جنگ و جدال معمول کی بات تھی۔ خانہ کعبہ اصلاً حضرت ابراہیمؑ کی توحیدی یادگار تھا، مگر اس کے گرد صدیوں میں بت پرستی اس قدر پھیل چکی تھی کہ کعبہ کے اندر سیکڑوں بت رکھے جا چکے تھے۔ عرب معاشرہ شاعری، حافظے کی مضبوطی، مہمان نوازی اور شجاعت جیسی نمایاں خوبیوں کا حامل تھا، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ خونریزی، سود خوری اور کمزوروں پر ظلم بھی عام تھا، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ معاشرہ خوبیوں اور خامیوں کا ایک پیچیدہ امتزاج تھا۔

**3 پیشِ اسلام عرب معاشرے میں عورت اور کمزور طبقات کی حالت کیسی تھی؟**

بعض عرب قبائل میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینے کی سنگ دل رسم رائج تھی، جسے بعد میں قرآن مجید نے سختی سے مسترد کیا اور اسے قابلِ مواخذہ جرم قرار دیا۔ غلام، یتیم اور مقروض افراد طاقتور طبقوں کے استحصال کا آسان نشانہ بنتے رہتے تھے اور ان کے حقوق کا کوئی مؤثر تحفظ موجود نہیں تھا۔ وراثت اور نکاح کے معاملات میں عورت کو عموماً کوئی مستقل قانونی اختیار حاصل نہیں تھا، اور وہ اکثر خاندانی سرپرستوں کی مرضی کی محتاج رہتی تھی۔ یہ تمام حالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ عرب معاشرے کو سیاسی اصلاح سے کہیں زیادہ ایک جامع اخلاقی اور قانونی انقلاب کی ضرورت تھی۔

**4 بازنطینی روم اور مسیحی دنیا کے حالات کیا تھے؟**

بازنطینی روم مشرقی بحیرۂ روم کے علاقے میں سب سے بڑی سیاسی اور عسکری قوت کے طور پر موجود تھا اور بظاہر ایک مسیحی سلطنت کہلاتا تھا۔ تاہم اس کے اندر مختلف مسیحی فرقوں کے درمیان عقائد کے شدید اختلافات پائے جاتے تھے، جو اکثر ریاستی جبر اور باہمی کشمکش کی صورت اختیار کر لیتے تھے۔ اس کے علاوہ عوام پر عائد بھاری محصولات اور ایران کے ساتھ طویل جنگوں نے عام آبادی کو مسلسل معاشی دباؤ میں مبتلا رکھا۔ اس صورتِ حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک بڑی اور بظاہر مستحکم سلطنت بھی اندرونی مذہبی و معاشی خلفشار سے محفوظ نہیں تھی، جو اس دور کے عمومی بحران کی ایک اور مثال ہے۔

**5 ساسانی ایران کے سیاسی اور مذہبی حالات کیسے تھے؟**

ساسانی ایران میں شہنشاہی نظام رائج تھا جس میں سخت طبقاتی تقسیم اور درباری اشرافیہ کا مکمل غلبہ تھا، اور عام آبادی کو سیاسی فیصلوں میں کوئی مؤثر آواز حاصل نہیں تھی۔ زرتشتی مذہب کو ریاستی سرپرستی حاصل تھی، جبکہ دوسرے مذہبی گروہوں کے ساتھ رویہ حالات اور بادشاہ کی پالیسی کے مطابق بدلتا رہتا تھا۔ روم اور ایران کے درمیان صدیوں پر پھیلی ہوئی مسلسل جنگوں نے دونوں سلطنتوں کے وسائل اور طاقت کو نمایاں طور پر کمزور کر دیا تھا۔ اس تجزیے سے یہ سبق ملتا ہے کہ اس دور کی بڑی طاقتیں بھی اندرونی جبر اور مسلسل تصادم کے باعث ایک مستحکم اور منصفانہ نظام دینے سے قاصر تھیں۔

**6 مصر اور حبشہ کی صورتِ حال سیرت کے مطالعے میں کیوں اہم ہے؟**

مصر اس دور میں سیاسی طور پر رومی اقتدار کے زیرِ اثر تھا اور مذہبی طور پر داخلی فرقہ وارانہ اختلافات کا شکار تھا، جس نے اس کی داخلی یکجہتی کو کمزور کر دیا۔ اس کے برعکس حبشہ ایک مستحکم عیسائی بادشاہت کے طور پر قائم تھا اور بحیرۂ احمر کی تجارتی راہداری میں اس کی نمایاں اہمیت تھی۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی عدل پسندی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے، کیونکہ بعد میں جب مکہ کے مظلوم مسلمانوں نے ہجرت کی تو نجاشی نے انہیں ایک محفوظ اور باعزت پناہ فراہم کی۔ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس دور میں بھی عدل اور رواداری کی روایت مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی تھی۔

**7 ہندوستان اور چین کے تہذیبی حالات کا سیرت کے تناظر میں کیا مفہوم ہے؟**

ہندوستان میں اس دور میں مذہبی تنوع کے ساتھ ساتھ ذات پات کی سخت اور غیر منصفانہ تقسیم بھی رائج تھی، جس نے سماجی نقل و حرکت کو تقریباً ناممکن بنا دیا تھا۔ چین میں اس کے برعکس ایک منظم سلطنتی نظام، ترقی یافتہ زراعت، وسیع تجارتی روابط اور مضبوط علمی روایت نے ایک مستحکم تہذیبی ڈھانچہ تشکیل دے رکھا تھا۔ یہ دونوں خطے اپنے اپنے دائرے میں کئی ترقی یافتہ عناصر رکھتے تھے، مگر ان میں بھی عالمگیر اخلاقی مساوات اور انسانی وقار کا وہ تصور موجود نہیں تھا جو بعد میں اسلام نے پیش کیا۔ اس موازنے سے بعثتِ نبوی کے پیغام کی عالمگیر نوعیت مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔

**8 بعثتِ نبوی کی عالمی معنویت کیا ہے؟**

بعثتِ نبوی کی سب سے بڑی معنویت یہ ہے کہ اس نے کسی ایک قوم یا نسل کی سیاسی برتری کے بجائے خالص توحید اور ہر انسان کی انفرادی جواب دہی کا تصور پیش کیا۔ اسلام نے نسل، رنگ، طبقے اور قبیلے کی بنیاد پر تقسیم شدہ انسانیت کو ایک ایسی اخلاقی برادری کا تصور دیا جس کی بنیاد صرف تقویٰ اور عمل پر رکھی گئی، نہ کہ خون یا سماجی حیثیت پر۔ یہی وجہ ہے کہ اس عالمی پس منظر کو سامنے رکھنے سے قرآن کے عدل، رحمت اور انسانی مساوات کے پیغام کی حقیقی وسعت کھل کر سامنے آتی ہے، جو محض عرب کے مقامی حالات کی اصلاح تک محدود نہ رہی بلکہ رفتہ رفتہ روم، ایران اور دیگر دور دراز تہذیبوں تک پھیل گئی۔

**9 کیا بعثت سے پہلے پوری دنیا کو یکساں طور پر تاریک کہنا علمی طور پر درست ہے؟**

یہ تعبیر علمی اعتبار سے محتاط اور مکمل طور پر درست نہیں سمجھی جاتی، کیونکہ اس دور میں روم، ایران، ہندوستان اور چین میں ریاستی نظم، علمی سرگرمی، تجارت اور تعمیرات کے کئی ترقی یافتہ پہلو بلاشبہ موجود تھے اور بعض علاقوں میں علم و ادب کی روایات بھی فروغ پا رہی تھیں۔ تاہم اسی کے ساتھ ساتھ مذہبی تحریف، طبقاتی ناہمواری، مسلسل جنگیں، کمزوروں کا استحصال اور گہرا اخلاقی بحران بھی ان تمام تہذیبوں میں یکساں طور پر نمایاں طور پر پایا جاتا تھا، جو کسی ایک خطے تک محدود نہیں تھا۔ اسی لیے زیادہ متوازن اور علمی طور پر درست تعبیر یہ ہے کہ انسانیت کو کسی مقامی یا وقتی اصلاح کی نہیں بلکہ ایک جامع، محفوظ اور عالمگیر الہامی رہنمائی کی شدید اور ہمہ گیر ضرورت درپیش تھی۔

10 قبل از بعثت عالمی حالات سے نبوی دعوت کی عالمگیریت کیسے واضح ہوتی ہے؟

بعثت سے قبل دنیا سیاسی سلطنتوں، مذہبی فرقوں اور قبائلی یا طبقاتی تقسیم میں بری طرح بٹی ہوئی تھی، اور ہر بڑی طاقت اپنی اپنی حدود میں محدود مفادات کا تحفظ کر رہی تھی۔ اس کے برعکس نبوی دعوت نے کسی مخصوص قوم کی نسلی برتری کے بجائے توحید، اخلاقی جواب دہی، عدل اور انسانی مساوات کا ایسا آفاقی پیغام پیش کیا جو ہر انسان کے لیے یکساں طور پر قابلِ قبول تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پیغام عرب کی مقامی اصلاح تک محدود نہیں رہا، بلکہ مختلف تہذیبوں اور طبقات کے درمیان ایک مشترکہ اور پائیدار اخلاقی بنیاد بن گیا جس نے آگے چل کر انسانی تاریخ کے دھارے کو یکسر بدل دیا۔

## کثیر الانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 سورۃ الروم کی آیت ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ کس بات کی نشاندہی کرتی ہے؟

- الف بعثت سے قبل انسانوں کے اپنے ہاتھوں سے پھیلائے گئے وسیع تر اخلاقی فساد کی
- ب صرف عرب کی موسمی خرابی کی
- ج صرف تجارتی نقصان کی
- د صرف قبائلی جنگ کے خاتمے کی

وضاحت: یہ آیت خشکی اور تری میں انسانوں کے اپنے اعمال سے پھیلنے والے فساد کی نشاندہی کرتی ہے، جو بعثت سے قبل کی وسیع تر اخلاقی خرابی کو ظاہر کرتی ہے۔

2 بعثت سے قبل عالمی حالات کا مطالعہ کیوں محض تاریخی تجسس کا موضوع نہیں سمجھا جاتا؟

- الف اس سے نبوی رسالت کے پس منظر، حکمت اور ضرورت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے
- ب اس کا نبوت سے کوئی تعلق نہیں
- ج یہ صرف جغرافیہ کا موضوع ہے
- د اس سے صرف تجارتی راستے معلوم ہوتے ہیں

وضاحت: یہ مطالعہ اس لیے اہم ہے کہ اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی رسالت کس پس منظر میں مبعوث ہوئی اور اس کی حکمت و ضرورت کیا تھی۔

3 چھٹی صدی عیسوی میں دنیا کی سیاسی ساخت کیسی تھی؟

- الف ایک ہی مرکزی حکومت کے تحت متحد
- ب بڑی سلطنتوں، بادشاہتوں اور قبائلی اکائیوں میں منقسم
- ج مکمل طور پر جمہوری نظاموں پر مبنی
- د صرف قبائلی جنگوں سے خالی اور پرامن

وضاحت: چھٹی صدی عیسوی میں دنیا بڑی سلطنتوں، مقامی بادشاہتوں اور قبائلی اکائیوں میں منقسم تھی، کسی ایک مرکزی نظام کے تحت نہیں۔

4 اس دور کو مکمل تاریکی کہنے سے متعلق درست علمی موقف کیا ہے؟

- الف یہ تعبیر بالکل درست اور حتمی ہے
- ب یہ تعبیر محتاط نہیں، کیونکہ ترقی یافتہ پہلو بھی موجود تھے
- ج اس دور میں کوئی بھی تہذیب موجود نہیں تھی
- د اس دور میں کوئی مذہبی سرگرمی نہیں تھی

وضاحت: اس دور کو مکمل تاریکی کہنا درست نہیں، کیونکہ روم، ایران، ہندوستان اور چین میں علم و تمدن کے آثار بھی موجود تھے۔

5 چھٹی صدی عیسوی کی دنیا کے بارے میں سب سے متوازن تعبیر کیا پیش کی گئی؟

- الف انسانیت کو ایک جامع اور عالمگیر الہامی رہنمائی کی شدید ضرورت تھی
- ب دنیا مکمل طور پر پرامن اور منظم تھی
- ج دنیا میں کوئی علمی سرگرمی موجود نہیں تھی
- د تمام اقوام ایک ہی نظام کے تحت متحد تھیں

وضاحت: مضمون کے مطابق سب سے متوازن تعبیر یہ ہے کہ انسانیت کو ایک جامع، محفوظ اور عالمگیر الہامی رہنمائی کی شدید ضرورت تھی۔

6 جزیرۂ عرب میں سیاسی زندگی کی بنیاد کیا تھی؟

- الف مرکزی شاہی حکومت
- ب قبائلی وفاداری
- ج مذہبی خلافت کا نظام
- د جمہوری انتخابی نظام

وضاحت: عرب میں مرکزی حکومت کے بجائے قبائلی وفاداری ہی سیاسی زندگی کی اصل بنیاد سمجھی جاتی تھی۔

7 خانہ کعبہ کی اصل حیثیت اور بعد کی صورتِ حال کیا بیان کی جاتی ہے؟

- الف یہ ابتدا سے بت پرستی کا مرکز تھا
- ب یہ حضرت ابراہیمؑ کی توحیدی یادگار تھا مگر بعد میں بت پرستی پھیل گئی
- ج یہ ایک عسکری قلعہ تھا
- د یہ صرف تجارتی گودام کے طور پر استعمال ہوتا تھا

وضاحت: کعبہ اصلاً حضرت ابراہیمؑ کی توحیدی یادگار تھا، لیکن صدیوں میں اس کے گرد بت پرستی پھیل چکی تھی۔

**8** عرب معاشرے کی کن خوبیوں کا ذکر تاریخی مآخذ میں ملتا ہے؟

- الف صرف ظلم اور جنگ
- ب شاعری، حافظہ، مہمان نوازی اور شجاعت
- ج صرف زراعت اور کاشتکاری
- د صرف بحری تجارت

وضاحت: عرب معاشرے میں شاعری، مضبوط حافظہ، مہمان نوازی اور شجاعت جیسی نمایاں خوبیاں پائی جاتی تھیں۔

**9** عرب معاشرے میں کن خامیوں کا بھی ذکر ملتا ہے؟

- الف خونریزی، سود اور کمزوروں پر ظلم
- ب صرف تعلیمی پسماندگی
- ج صرف موسمی مشکلات
- د صرف زبان کی کمزوری

وضاحت: عرب معاشرے کی خوبیوں کے ساتھ ساتھ خونریزی، سود خوری اور کمزوروں پر ظلم جیسی خامیاں بھی نمایاں تھیں۔

**10** بعض عرب قبائل میں کون سی سنگ دل رسم رائج تھی؟

- الف لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا
- ب بچوں کو تعلیم دینا
- ج غلاموں کو آزاد کرنا
- د یتیموں کی سرپرستی کرنا

وضاحت: بعض قبائل میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینے کی سنگ دل رسم پائی جاتی تھی، جسے بعد میں اسلام نے ختم کیا۔

**11** غلام، یتیم اور مقروض افراد کی حیثیت عرب معاشرے میں کیسی تھی؟

- الف وہ محفوظ اور بااختیار طبقہ تھے
- ب وہ طاقتور طبقوں کے استحصال کا آسان ہدف تھے
- ج انہیں مکمل قانونی تحفظ حاصل تھا
- د ان کا کوئی وجود ہی نہیں تھا

وضاحت: غلام، یتیم اور قرض دار افراد طاقتور طبقوں کے استحصال کا آسان ہدف تھے اور ان کے حقوق کا کوئی مؤثر تحفظ نہیں تھا۔

**12** پیشِ اسلام عرب میں وراثت اور نکاح کے معاملات میں عورت کی حیثیت کیسی تھی؟

- الف مکمل مساوی قانونی اختیار حاصل تھا
- ب عموماً مستقل قانونی اختیار سے محروم تھی
- ج اسے سب سے زیادہ حقوق حاصل تھے
- د اس کا کوئی معاشرتی کردار نہیں تھا

وضاحت: وراثت اور نکاح کے معاملات میں عورت عموماً مستقل قانونی اختیار سے محروم تھی، جو بعد میں اسلامی احکام سے بدلا۔

**13** بازنطینی روم کس خطے کی بڑی سیاسی قوت تھا؟

- الف مغربی افریقہ
- ب مشرقی بحیرۂ روم
- ج جنوبی ایشیا
- د وسطی امریکہ

وضاحت: بازنطینی روم مشرقی بحیرۂ روم کے علاقے میں اس دور کی سب سے بڑی سیاسی اور عسکری قوت تھا۔

**14** روم میں مسیحی فرقوں کے اختلافات کا کیا نتیجہ نکلتا تھا؟

- الف مکمل مذہبی ہم آہنگی
- ب ریاستی جبر اور باہمی کشمکش
- ج فوری صلح اور اتحاد
- د ان اختلافات کا کوئی اثر نہیں پڑتا تھا

وضاحت: مسیحی فرقوں کے اعتقادی اختلافات اکثر ریاستی جبر اور باہمی کشمکش کا سبب بنتے تھے۔

**15** روم کی عام آبادی کس دباؤ کا شکار تھی؟

- الف بھاری محصولات اور مسلسل جنگوں کا معاشی دباؤ
- ب صرف موسمی مشکلات
- ج صرف تعلیمی کمی
- د صرف زبان کے مسائل

وضاحت: بھاری محصولات اور روم و ایران کی مسلسل جنگوں نے عام آبادی کو شدید معاشی دباؤ میں مبتلا رکھا۔

**16** ساسانی ایران میں کس نظام کا غلبہ تھا؟

- الف جمہوری نظام
- ب شہنشاہی نظام اور درباری اشرافیہ کا غلبہ
- ج قبائلی جمہوریت
- د بازنطینی طرزِ حکومت

وضاحت: ایران میں شہنشاہی نظام، سخت طبقاتی تقسیم اور درباری اشرافیہ کا غلبہ تھا۔

**17** ایران میں کس مذہب کو سرکاری سرپرستی حاصل تھی؟

الف زرتشتی مذہب

ب بدھ مت

ج یہودیت

د صابئی مذہب

وضاحت: زرتشتی مذہب کو ایران میں سرکاری سرپرستی حاصل تھی، جبکہ دیگر مذاہب کی حالت وقت کے ساتھ بدلتی رہی۔

**18** روم اور ایران کی طویل جنگوں کا دونوں سلطنتوں پر کیا اثر پڑا؟

الف دونوں سلطنتیں داخلی طور پر کمزور ہو گئیں

ب دونوں مزید مضبوط ہو گئیں

ج صرف روم کمزور ہوا جبکہ ایران مضبوط رہا

د اس کا کوئی اثر نہیں پڑا

وضاحت: روم اور ایران کے مابین صدیوں پر محیط جنگوں نے دونوں سلطنتوں کو داخلی طور پر کمزور کر دیا تھا۔

**19** مصر اس دور میں سیاسی طور پر کس کے زیرِ اثر تھا؟

الف ایرانی سلطنت

ب رومی اقتدار

ج چینی سلطنت

د حبشی بادشاہت

وضاحت: مصر سیاسی طور پر رومی اقتدار کے زیرِ اثر تھا اور مذہبی طور پر داخلی اختلافات کا شکار تھا۔

**20** حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی کون سی خصوصیت سیرت کے تناظر میں اہم ہے؟

الف اس کی عسکری طاقت

ب اس کا عدل اور مظلوم مسلمانوں کو پناہ دینا

ج اس کی تجارتی دولت

د اس کا زرتشتی مذہب اختیار کرنا

وضاحت: نجاشی کے عدل نے بعد میں مظلوم مسلمانوں کو ہجرت کے وقت محفوظ پناہ فراہم کی، جو اس کے کردار کی نمایاں خصوصیت تھی۔

**21** پیشِ اسلام ہندوستان کی نمایاں سماجی خصوصیت کیا تھی؟

الف مکمل سماجی مساوات

ب ذات پات کی سخت تقسیم

ج مرکزی جمہوری نظام

د قبائلی بادشاہت کا خاتمہ

وضاحت: ہندوستان میں مذہبی تنوع کے ساتھ ساتھ ذات پات کی سخت اور غیر منصفانہ تقسیم موجود تھی۔

**22** چین نے اس دور میں کس بنیاد پر مضبوط تہذیبی ڈھانچہ قائم کیا؟

الف صرف عسکری طاقت پر

ب منظم سلطنت، زراعت، تجارت اور علمی روایت پر

ج صرف مذہبی جبر پر

د صرف بحری تجارت پر

وضاحت: چین میں منظم سلطنت، ترقی یافتہ زراعت، وسیع تجارت اور علمی روایت نے ایک مضبوط تہذیبی ڈھانچہ تشکیل دیا۔

**23** نبوی دعوت نے انسانیت کو تقسیم کرنے والی کن بنیادوں کے مقابلے میں کیا پیش کیا؟

الف نسل اور طبقے کی برتری کو مزید تقویت دی

ب تقویٰ اور کردار پر مبنی اخلاقی برادری کا تصور دیا

ج صرف عرب کی برتری کو تسلیم کیا

د صرف مالی حیثیت کو معیار بنایا

وضاحت: اسلام نے نسل، طبقے اور قبیلے سے بلند ہو کر تقویٰ اور کردار پر مبنی اخلاقی برادری کا تصور پیش کیا۔

**24** عالمی پس منظر سے قرآن کے کس پیغام کی وسعت نمایاں ہوتی ہے؟

الف عدل، رحمت اور انسانی مساوات کے پیغام کی

ب صرف عرب کی مقامی روایات کی

ج صرف قبائلی جنگوں کی حکمتِ عملی کی

د صرف تجارتی معاہدوں کی

وضاحت: اس عالمی پس منظر سے قرآن کے عدل، رحمت اور انسانی مساوات کے پیغام کی حقیقی عالمگیر وسعت نمایاں ہوتی ہے۔

**25** بعثتِ نبوی نے انسانی مساوات کی بنیاد کس چیز کو قرار دیا؟

الف تقویٰ اور کردار کو

ب نسل اور رنگ کو

ج قبیلے اور خاندان کو

د مال اور دولت کو

وضاحت: اسلام نے انسانیت کو ایک ایسی اخلاقی برادری کا تصور دیا جس کی بنیاد تقویٰ اور کردار پر تھی، نہ کہ خون یا رنگ پر۔

**26** مضمون کے مطابق یہ نتیجہ اخذ کرنا کیوں مناسب نہیں کہ بعثت سے قبل پوری دنیا یکساں طور پر تاریک تھی؟

الف کیونکہ روم، ایران، ہندوستان اور چین میں ریاست، علم، تجارت اور تعمیرات کے کئی ترقی یافتہ پہلو موجود تھے

ب کیونکہ اس دور میں کوئی مسئلہ موجود ہی نہیں تھا

ج کیونکہ عرب مکمل طور پر مہذب تھا

د کیونکہ اس دور کی کوئی تاریخ محفوظ نہیں

وضاحت: روم، ایران، ہندوستان اور چین میں علم، تجارت اور تعمیرات کے ترقی یافتہ پہلو موجود تھے، اس لیے پوری دنیا کو یکساں تاریک کہنا مناسب نہیں۔

**27** ان تمام تہذیبوں میں کون سے مشترکہ مسائل بھی نمایاں طور پر پائے جاتے تھے؟

الف مذہبی تحریف، طبقاتی ناہمواری، جنگ اور استحصال

ب صرف زبان کا مسئلہ

ج صرف موسمی مشکلات

د کوئی مسئلہ نہیں تھا

وضاحت: ترقی یافتہ پہلوؤں کے باوجود ان تمام تہذیبوں میں مذہبی تحریف، طبقاتی ناہمواری، جنگ اور استحصال بھی نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔

**28** درج ذیل میں سے کون سا بیان بعثتِ نبوی سے قبل کی عالمی صورتحال کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف دنیا میں کچھ ترقی یافتہ پہلوؤں کے باوجود گہرا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی بحران موجود تھا جس نے ایک عالمگیر رہنمائی کو ناگزیر بنا دیا

ب دنیا مکمل طور پر مثالی اور منصفانہ تھی

ج صرف عرب میں مسائل تھے جبکہ باقی دنیا مکمل خوشحال تھی

د اس دور کا کوئی مستند تاریخی ریکارڈ موجود نہیں

وضاحت: مضمون کا مجموعی تجزیہ یہی ظاہر کرتا ہے کہ محدود ترقی کے باوجود دنیا گہرے مذہبی، سیاسی اور اخلاقی بحران سے دوچار تھی، جس نے عالمگیر الہامی رہنمائی کو ضروری بنا دیا۔

**29** عرب معاشرے میں کمزور طبقات کے استحصال اور نجاشی کے عدل کے مابین موازنہ کیا سبق دیتا ہے؟

الف اس دور میں ظلم کے ساتھ ساتھ عدل کی روایت بھی مکمل طور پر ناپید نہیں ہوئی تھی

ب ہر جگہ صرف ظلم ہی موجود تھا

ج نجاشی کا عدل بے اثر رہا

د عرب اور حبشہ کے حالات بالکل یکساں تھے

وضاحت: نجاشی کے عادلانہ نظام نے، جو بعد میں مسلمانوں کی پناہ گاہ بنا، یہ ظاہر کیا کہ اس دور میں بھی عدل کی روایت مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی تھی۔

**30** مضمون کے مطابق انسانیت کو کس نوعیت کی رہنمائی کی سب سے زیادہ ضرورت تھی؟

الف ایک جامع، محفوظ اور عالمگیر الہامی رہنمائی کی

ب صرف مقامی سیاسی اصلاح کی

ج صرف اقتصادی ترقی کی

د صرف عسکری طاقت کی

وضاحت: مضمون کا حتمی نتیجہ یہ ہے کہ انسانیت کو کسی مقامی اصلاح کی نہیں بلکہ ایک جامع، محفوظ اور عالمگیر الہامی رہنمائی کی اشد ضرورت تھی۔